نماز دن رات میں پانچ بار پڑھنا، ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ زکوٰۃ فریضہ اسلام ہے، جو قرآن کریم وسنت نبوی میں نماز کا قرین ہے۔ رہبانیت درست نہیں؛ یہ بال بچوں پر زیادتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ طہارت کو ناپسند کرنا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ اور ائمہ اظہار مبالغہ آمیزی کو ناپسند اور سادگی کو پسند کرتے تھے۔ اگر وہ چاہتے تو اپنے مقام ومرتبہ کی وجہ سے بہت کچھ حاصل کر سکتے تھے؛ مگر آپ رضی اللہ عنہ پر اتباعِ نبوی کا گہرا چھاپ تھا، یہی کچھ حال اولاد واحفاد کا بھی تھا رحمہم اللہ۔ ابن سبأ نے آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت کچھ غلو کیا، جسے آپ رضی اللہ عنہ نے بروقت مسترد کر دیا۔

سید علی شرف الدین موسوی لکھتے ہیں: ''فلاسفہ یونان کی تأسی کرتے ہوئے اہلبیت کے لیے فضائل گھڑے گئے۔ انہیں اللہ کے برابر یا ان کا وکیل بنا کر پیش کیا گیا۔ انہیں کائنات کو دگرگوں کرنے والی ہستیوں کے طور پر متعارف کروایا گیا...... ان افراد نے اپنی بے لگام زبان اور اجتماعی طاقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے فضائل جعل کیے، جنہیں مخالفین کا سمجھنا تو درکنار، خود ان کے حامی بھی سمجھ نہیں پاتے، اور نہ ہی یہ کسی منصف کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

آگے مزید لکھتے ہیں: درحقیقت ایسے ناقابل فہم فضائل کو فروغ دینا، انبیاء اور ائمہ کے حقیقی فضائل کے خلاف ایک مذموم سازش ہے۔ [المرتضیٰ، نہج البلاغۃ، عقائد ورسوماتِ شیعہ ص ۹۷]

سرزمین فلسطین اور مسلمانوں کی بے بسی

حلیمہ سعدیہ بنت عبدالعزیز طالبہ: F.Sc

فلسطین میں بیت المقدس واقع ہے، جو مسلمانوں کا قبلہ اول ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی منزلِ معراج ہے۔ نصرانی کافروں نے یہ علاقہ مسلمانوں سے چھین کر یہودیوں کے حوالے کر دیا ہے۔ اور وہ اپنے آقاؤں کی زیرِ سرپرستی فلسطین کے مسلمانوں پر ہر قسم کا ظلم وستم کرتے رہتے ہیں۔

میں قلم اٹھانے پر اس وقت مجبور ہوئی جب اہل فلسطین پر ہونے والا ظلم وستم ٹی وی پر دکھایا جا رہا تھا۔ اس لمحے مسلمانوں کی بے بسی بے انتہا محسوس ہو رہی تھی اور دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اسی دلی بے چینی کو کچھ کم کرنے کے لیے یہ مضمون لکھ رہی ہوں۔ شاید اس کو پڑھ کر ایک مسلمان بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ ہم اتنے بے بس کیوں ہیں۔

جولائی کے مہینے میں فلسطین کے مسلمانوں پر ایک بار پھر اسرائیل نے مظالم کے پہاڑ ڈھائے۔ اس ظلم کا شکار وہاں کے معصوم شہری ہیں، جن میں خواتین اور بچوں کی غیر معمولی تعداد شامل تھی۔ اب ان معصوم بچوں اور خواتین نے اسرائیل کا کیا بگاڑا تھا؟ کیا ان کا پاور یہ ہے کہ وہ بے گناہ لوگوں کا قتل عام کر رہے ہیں؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی ظلم وزیادتی کا شکار ہونے والے انسانوں پر نظر دوڑائی جائے، تو ان میں اکثریت مسلمانوں کی نظر آتی ہے۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ وہ مسلمان جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی تکمیل کر دی تھی، جسے دنیا کا رہبر بنا کر بھیجا گیا تھا۔ جسے ظلم کے خلاف فتح کی بشارت دی گئی تھی، وہ مسلمان آج خود پستی کا شکار ہے۔ انہی کے لیے علامہ اقبال نے کہا تھا:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر — اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

ان مسلمانوں کا آج ظلم کے خلاف آواز اٹھانا تو دور کی بات، بیچارے خود ان مظالم کا شکار ہیں۔ وہ بھی مسلمان تھا، جو ایک مظلوم عورت کی پکار سن کر اس وقت کے ظالم حکمران کو سرنگوں کرنے سندھ تک دوڑے آئے۔ اور آج یہ عالم ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں میں اتنی جرأت نہیں کہ اس انسان سوز قتل وغارت اور ظلم کے آگے بند باندھیں۔

کبھی اے نوجوان مسلم تدبر بھی کیا تو نے؟! — وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

انسانی حقوق کے بین الاقوامی ادارے جو مظلوموں کی ہمدردی کے علمبردار بنے پھرتے ہیں، فلسطین پر ہونے